

مقصودِ حقیقی باری تعالیٰ کا دیدار ہے۔ اس کے سوا جو کچھ بھی ہے، وہ یکسر ناقابلِ توجہ ہے۔

ایک نسخہ "تری جلوہ گاہ" کی جگہ "ترا جلوہ گاہ" بھی ہے۔

۷۔ تشریح: اے خدا! تجھ سے میری دعا ہے کہ دنیا قائم رہے۔

اور میرا بادشاہ یعنی ابو ظفر بہادر شاہ ہمیشہ تختِ حکومت پر جلوہ افروز ہو۔ بہتر تو یہ ہے کہ غالب جیسا باکمال بھی ساتھ رہے، لیکن اگر یہ منظور نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں، اس سے کوئی نقصان نہ ہو گا۔ مگر دنیا اور بادشاہ کا ہونا بہر حال ضروری ہے۔

۱۔ تشریح:

وہ دن ہی نہ رہے

جب کہا کرتے تھے

کہ محبوب سے گفتگو

ہو گی تو دیکھیے کیا

کچھ کہا جائے! ہمیں

جو کچھ کہنا تھا، کہ چکے

محبوب سن چکا اور

کچھ بھی نہ ہوا۔ اب

بتاؤ کہ دوبارہ کہیں

تو کیا ہو، یعنی دوبارہ

کہنے کا نتیجہ کیا نکلے گا؟

۲۔ تشریح:

ہمارے ذہن میں

گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیونکر ہو

کہے سے کچھ نہ ہوا، پھر کہو تو کیونکر ہو،

ہمارے ذہن میں اس فکر کا ہے نام وصال

کہ گرنہ ہو تو کہاں جائیں؟ ہو تو کیونکر ہو،

ادب ہے اور یہی کشمکش تو کیسی کیجے؟

جیا ہے اور یہی گو گو تو کیونکر ہو؟

تمہیں کہو کہ گزارا صنم پرستوں کا

بتوں کی ہو اگر ایسی ہی نحو تو کیونکر ہو؟

الْحَجَّتے ہو تم، اگر دیکھتے ہو آئینہ

جو تم سے شہر میں ہوں ایک دو تو کیونکر ہو؟